سیاسی ہے۔ وہ ریاست بچانے آئے ہیں وہ آئین پاکستان کے حافظ ہیں اور محافظ بھی۔ کاش ان کی شہریت میں کھوٹ نہ ہوتا۔ وہ خالص پاکستانی شہری ہوتے تو یہ ادعائے حفظ ریاست واقعی قابل قدر ہوتا۔ وہ کوئی سندھ کے ذوالفقار مرزا نہ تھے کہ اپنی صدق مقالی پر قرآن اٹھاتے۔ وہ کوئی ملک ریاض نہ تھے کہ قرآن لہرا کر اپنی راست گوئی کا ثبوت دیتے۔

وہ ایک راست باز شیخ الاسلام ہیں، انہیں تین حلف اٹھانے کی ضرورت نہ تھی۔ ہم اس موقع پر لاہور ہائی کورٹ کے اس فیصلہ پر توجہ نہیں دیتے جو ان کی صدق بیانی کی تردید کرتا ہے۔ ہم ان کی اس کفن بردوش تحریک سے بھی صرف نظر کرتے ہیں جو انہوں نے شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کی اولاد کی توہین کے خلاف چلائی تھی اور ماموں بھانجے کی لڑائی پر شیخ جیلانی کی اولاد کی توہین کی سرخی جمائی تھی۔ وہ سیاست سے تائب ہو کر یہاں سے گئے تھے مگر سیاست کے عین موسم بہار یعنی انتخابات سے پہلے وارد پاکستان ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر انتخابی اصلاحات ان کی مرضی کے مطابق عمل میں نہ لائی گئیں تو وہ ایسی تیسی کر دیں گے۔

اللہ جانے وہ کس کس کی نمائندگی کرتے ہیں وہ آئین کی کتاب بطور سند اپنے پاس رکھتے ہیں کیا انہیں اتنا علم بھی نہیں کہ جو شخص امانت وصداقت کے معیار پر پورا نہیں اترتا، اگر اس کے کاغذات نامزدگی پر اعتراض کر دیا جائے اور اسے کاذب وغاصب ثابت کر دیا جائے تو الیکشن کمیشن اس کے کاغذات مسترد کر دیتا ہے۔ جب یہ شق پہلے سے موجود ہے تو پھر وہ کس لئے یہ گلا کر رہے ہیں سیدھی بات ہے وہ اپنے جانثاروں سے کہیں کہ آئندہ الیکشن میں کھڑے ہونے والے امیدواروں کی خامیاں جمع کریں اور بطور ثبوت الیکشن کمیشن کے پاس جمع کرادیں، الیکشن کمیشن ان کے کاغذات نامزدگی مسترد کر دے گا۔ خامیاں اور خرابیاں جمع کرنا دو دن کا کام ہے ہر امیدوار کے مخالف امیدوار علامہ صاحب کے بندوں کو، اس کی قباحات مع ثبوت مہیا کر دیں گے اور یوں سب کے کاغذات مسترد ہو جائیں گے۔

ہم انہیں کیا سکھا سکتے ہیں۔ وہ آئین کی بات کرتے ہیں۔ وہ آئین کے حافظ ہیں۔ کتاب آئین ہمیشہ ان کے پاس رہتی ہے۔ وہ اپنی ساری کاوش، آئین کے اندر رہتے ہوئے بجالانے پر حلف دیتے ہیں۔ اس لئے ہم ان سے بصد ادب یہ پوچھتے ہیں اس آئین میں ''عوام کی اسمبلی'' کی اصطلاح کہاں برتی گئی ہے۔ نگران حکومت کے قیام کا طریقہ کار اس آئین میں درج ہے۔ کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ نگران حکومت کی منظوری، عوامی اسمبلی سے لینے کا مطالبہ آئینی ہے یا غیر آئینی؟

بس اسی ایک سوال میں ان کی ساری غیر آئینی تحریک کا بھید پنہاں ہے اور اسی بھید کی پردہ داری کیلئے انہیں بار بار حلف دینے پڑ رہے ہیں۔ ورنہ ان جیسے رتبے کا شیخ الاسلام تو اس لائق ہے کہ اس کا کہا، کسی دلیل، ثبوت

اور حلف کے بغیر ہی قبولِ عام ہے۔ من میں اگر چور نہ ہوتا تو وہ بار بار حلف نہ دیتے اور قسمیں نہ کھاتے۔ کیا ہم ان سے یہ پوچھنے کی جسارت کر سکتے ہیں کہ آئین میں سیاسی جدوجہد میں عدلیہ اور فوج کا سٹیک ہولڈر ہونا کہاں درج ہے۔ ان کے یہ سارے مطالبات آئین کے خلاف ہیں تو پھر وہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ اور ان کی تحریک آئین کے مطابق ہے۔ وہ آئین کو سبوتاژ کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ نہیں کر رہے تو اسی لئے ان کو بار بار حلف دینا پڑ رہا ہے۔

چیف الیکشن کمشنر تمام سٹیک ہولڈرز کو منظور تھا۔ اب وہ نئے سٹیک ہولڈر بن کر آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ انہیں اعتماد میں نہیں لیا گیا تھا اس لئے وہ نہیں مانتے۔ الیکشن کمیشن کے رولز اسمبلی نے بنائے ہیں۔ ایم۔ کیو۔ ایم اس میں شریک تھی ق لیگ بھی موجود تھی۔ اگر کوئی مک مکا (Deal) ہوئی تھی تو ایم۔ کیو۔ ایم اور ق لیگ شریک جرم تھی۔ ہم علامہ صاحب یہ بھی پوچھنا چاہیں گے کہ جس جرم کو مٹانے کیلئے وہ اٹھے ہیں، اس کے مجرموں سے ان کا اتحاد کس اصول کے تحت جائز ہے؟ اگر وہ سیاست نہیں بلکہ ریاست کا نعرہ بلند کرتے ہیں تو مشرف کا وفد ان سے کس قاعدے کے تحت ملاقی ہوا ہے؟ الیکشن لڑنا، سیاست ہے جبکہ وہ ریاست کو بچانے آئے ہیں تو واجب تھا کہ ایم۔ کیو۔ ایم اور ق لیگ سے انتخاب نہ لڑنے کا حلف لیتے۔ سیاست بچایئے یا ریاست بچایئے کے نعرہ میں ہی ان کے اندر کی بات موجود ہے کہ وہ ریاست پر سیاست کئے بغیر ہی قبضہ کرنا چاہتے ہیں اور یہ کام آئین کو سبوتاژ کر کے ہی ممکن ہے۔ اگر عدالت بھی ایک سٹیک ہولڈر رہے تو وہ اپنے سارے معاملات پر مبنی ایک ریفرنس عدالت میں دائر کر کے اس سے پوچھ لیں اور عدالت ان کا ریفرنس منظور کر لے تو ہم علامہ صاحب کو مبارک دیں گے۔

وطن عزیز دہشت گردی سے لہولہان ہو گیا اور ان کی حب وطن کی آنکھ سے آنسو تک نہ گرا اور اب اچانک سیاست کی فصل بہار میں ان کے دل دردمند میں قوم کی قسمت بدلنے کا جذبہ جوش مار کر باہر آ گیا۔ وہ منہاج القرآن کا مقدس نام استعمال کرتے ہیں مگر اپنی تحریک کا نام اسلامی نہیں بلکہ عوامی رکھتے ہیں اسی عوامی تحریک نے انہیں اولیں دہشت گردوں اور سیکولر لوگوں سے جا ملایا ہے۔ مشرف آمر تھا اور سیکولر بھی اور اسی عوامی تحریک نے ان کا کندھا، اپنے کندھے سے ملا دیا تھا اور اس سلسلے میں وہ اتنے آگے نکل گئے تھے کہ منہاج القرآن کے ہیڈ کوارٹر سے نکل کر ان کا موٹر کیڈ شیڈو (Shadoo) وزیر اعظم کے طور پر لاہور کی سڑکوں پر ریہرسل کیا کرتا تھا وہ کہتے ہیں، وہ آئے ہیں، لائے نہیں گئے درست فرمایا۔ ہم صرف اتنا اضافہ کرنا چاہیں گے کہ ان کے پیچھے ڈرائیونگ فورس حب جاہ ہے۔ اللہ خیر کرے۔

عزیزم بلاول سلمہ کی تاجپوشی

ہم نے تاریخ انساب پاک و ہند اچھی طرح پڑھی ہے پھر دوست احباب سے پوچھا مگر کسی نے بھٹو زرداری،